سوال

(597) شراکتوں میں دو قسم کا طریقہ رائج ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسمیان محمد شریف ومحمد حسین وولی محمد برادر حقیقی ہیں ۔ مگر عرصہ سے الگ الگ ہیں ۔ ساری چیزیں بجز کھیت کے منقسم ہو چکی ہیں ۔ ایک کھیت کے متعلق مسمی ولی محمد بغیر رائے ومشورہ اپنے بھائیوں کے اسامی سے قبضے کا مقدمہ لڑے ۔ ولی محمد ہار گئے ۔ اور اسامی جیت گیا ۔ ولی محمد بعدہ گھر سے اپنے سسرال چلے گئے ۔ جہاں تقریبا 14 برس رہے ۔ ولی محمد نے سسرال پہنچ کر ایک معتبر شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ محمد حسن بھائی اگر اپنا کچھ فائدہ دیکھیں ۔ تو آگے مقدمہ لڑیں ۔ ہم کو اب اس کھیت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ بعدہ محمد حسن نے کھیت مذکورہ کا مقدمہ بعدالت کمشنری وہائی کورٹ بعد خرچ زر کثیر کے جیت لیا ۔ اور کھیت پر قبضہ دخل حاصل کر لیا ۔ ولی محمد اب اپنے سسرال سے بعد 14 برس کے آگے ہیں ۔ اور دعوے دار ہیں ۔ کہ ہمارے مقدمہ خرچہ جس کو ہار گئے تھے ۔ دونوں بھائی دیں ۔ مگر محمد حسین ومحمد شریف عذادار ہیں کہ تم مشترکہ کھیت کا مقدمہ دائر کر کے بلا ہم لوگوں کے مشورہ کے ہماری ملکیت کھو بیٹھے تھے ۔ اور بلا ہم لوگوں کی رائے کے تم کو مقدمہ داخل کرے کا کوئی حق نہ تھا ۔ ہم دونوں خرچہ دینے کے زمہ دار نہیں ۔ بلکہ بمطابق تمہارے کہلا بھیجنے کے اس کھیت پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ ولی محمد ہارے ہوئے مقدمہ کا خرچہ پانے کا مستحق ہے ۔ یا نہیں ۔ حالانکہ دوران مقدمہ میں بھی کبھی تذکرہ نہیں کیا ۔ اور اب کھیت پر اس کا حق بحال رہا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شراکتوں میں دو قسم کا طریقہ رائج ہے ۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ایک شخص جو مختار ہو یا شرکاء میں سے بڑا ہو وہ جو کام کرے ۔ عدالتی اور عرفی طور پر دوسرے سے سب اس کے زمہ دار سمجھے جاتے ہیں ۔ دوسرا طریقہ یہ ہے ۔ کہ ایک شریک کا کوئی کام کرتا ہے ۔ دوسرے خاموش رہ کر اپنی رضا مندی ظاہر کر دیتے ہیں ۔ ان تینوں بھائیوں کا برتاؤ اگر ایسا ہی ہے ۔ تو تینوں خرچ میں شریک سمجھے جایئں گے ۔ اگر ان کا دستور العمل مشورے سے کام کرنے کا ہے ۔ تو اکیلا ولی محمد خرچے کا زمہ دار ہے ہر حال ان کے سابقہ طرز عمل کو دیکھا جائے گا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص561

محدث فتویٰ